کتب خانہ سرکاری

Rampur State Gazette.

اسٹیٹ گزٹ رامپور

بحکم بندگان اعلیحضرت حضور پر نور دام اقبالهم و ملکهم

نمبر ۴۹ } مطبوعہ روز شنبہ بتاریخ ۹ رمضان المبارک ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۰ء { جلد ۵۳

حصہ اول

احکام اجلاس همایون اعلیحضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالهم و ملکهم

۱	منظوری نسبت وصول کئے جانے پورشا محصول آبپاشی ٹیوب ویلز بشرح آبیانہ فصل ربیع بنظر فلاح وبہبود کاشتکاران بوجہ امساک باراں	۲
۲	تجویز مقدمہ سلطان جہاں بیگم مدعیہ سائلہ بنام مبارک علی خاں وغیرہ فریق ثانیان	۳ تا ۵
۳	تجویز مقدمہ حفیظ اللہ اپیلانٹ بنام لالہ متن لال وغیرہ	۶ و ۷

مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور

احکام اجلاس ہمایوں اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

روبکار:- واقعہ ۵ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء

دستخط عالی حضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

چونکہ امسال ریاست میں امساک باراں کی وجہ سے غیرمعمولی طور پر خشکی زیادہ ہوگئی ہے جس سے فصل ایستادہ نیشکر کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے لہذا بنظر فلاح وبہبود کاشتکاران پرستا منظور کیا جاتا ہے کہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء سے ۳۱ر دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء تک ریاست کے جو کاشتکاران ٹیوب ویلز سے آبپاشی کرائیں اون سے رقم آبیانہ بشرح آبیانہ فصل ربیع وصول کیجائے۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک نقل درج گزٹ ہو۔

تجویز اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان عالیات حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم

تجویز۔ واقع ۵ اکتوبر ۱۹۲۳ء

مسماۃ سلطان جہان بیگم مدعیہ سائلہ مع مولوی ناصر الدین ایڈووکیٹ

بنام

مبارک علیخان وغیرہ فریق ثانیان مع بابو سیتارام ایڈووکیٹ

دادرسی بنا راضی تجویز عدالت بنچ ہائیکورٹ ۲۸ منفصلہ ۶ رمئی ۱۹۲۳ء نسبت ریمانڈ کے جو منعقد

مقدمہ مندرجہ عنوان ہمارے اجلاس میں صرف اس دادرسی کے لئے پیش ہوا ہے کہ ہائی کورٹ سے بموقع اپیل دوم جو جدید تنقیحات وضع کرکے مقدمہ عدالت ابتدائی کو واپس کیا گیا ہے۔ وہ صحیح نہیں ہے۔ چونکہ ہم کو اصل مقدمہ کی تجویز صادر کرنا نہیں ہے۔ اسلئے مقدمہ کے تفصیلاً واقعات تحریر کرنا ضروری نہیں معلوم ہوتا۔ مختصر واقعات یہ ہیں کہ مدعیہ سائلہ نے عدالت سول ججی میں ایک مقدمہ بابت واپسی رقم حصہ متروکہ شوہر خود بنام مبارک علیخان وغیرہ مدعا علیہما دائر کیا۔ سول ججی سے دعویٰ مدعیہ ڈگری ہوا عدالت اپیل اول نے بھی عدالت سول ججی کی رائے سے اتفاق کیا۔ جب یہ مقدمہ بحیثیت اپیل دوم ہائیکورٹ میں پہونچا تو بوقت سماعت وکیل مدعا علیہما نے عدالت اپیل دوم کو یہ توجہ دلائی کہ عدالت ابتدائی نے جو تنقیحات وضع کی ہیں وہ گنجلک اور مبہم ہیں جسکی وجہ سے مدعا علیہما کافی ثبوت پیش کر سکے اور مدعا علیہما کی حق تلفی ہوئی۔ اصل مقدمہ کی بحث سے قبل عدالت یہ طے کر دے کہ آیا تنقیحات وضع کردہ عدالت ابتدائی میں کسی ترمیم کی ضرورت ہے یا نہیں۔ آیا ان تنقیحات کے علاوہ کوئی مزید تنقیح وضع کیا جانا مناسب ہے یا نہیں۔ اگر انصافاً یہ صحیح ہو تو عدالت حسب آرڈر ۴۱ رول ۲۵ ضابطہ دیوانی جدید تنقیحات وضع کرکے عدالت ابتدائی کو مسل واپس کردے"۔ چنانچہ عدالت اپیل دوم نے اس عذر کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے حسب ذیل دو جدید تنقیحات وضع کرکر مسل عدالت ابتدائی کو واپس کردی۔

(۱) آیا زر ضمانت بابت علیخان کی ملک تھا۔ اور وہ اوسنے بعد وفات خود اپنے وارثان کے لئے ترکہ چھوڑا۔ اسطرح شفاعت علیخان کا حصہ زر ضمانت میں بقدر ۱۲/۱۹۲ سہام ہے۔ جسمیں سے مدعیہ کو ۱/۸ پہونچتا ہے۔

(۲) آیا مواضعات مستاجری پر بعد وفات شفاعت علیخان بقدر ۶/۱ ۷۵۳ کے مطالبہ تھا اور منجملہ اسکے نصف رقم مطالبہ ۱۱/۹ ۱۵۱ روپیہ شفاعت علیخان بی مبارک علیخان مدعا علیہ نے اپنے پاس سے ادا کی جس کے مجرا پانے کا موجودہ نالش میں مبارک علیخان مدعا علیہ حصہ مدعیہ میں سے مستحق ہے۔

عدالت اپیل دوم کے اس حکم کی ناراضی سے مدعیہ سائلہ نے اجلاس ہمایوں میں دادرسی پیش کی ہے۔ بحث وکلائے فریقین سماعت ہوئی۔ ہمکو اس

واپسی میں صرف یہ امر طے کرنا ہے کہ آیا اپیل دوم کے موقع پر ہائی کورٹ کا مابہ النزاع تنقیحات قائم کرنا اور مسل عدالت ابتدائی کو اس ہدایت کے ساتھ واپس کرنا کہ وہ ان تنقیحات کے متعلق مزید شہادت قلمبند کرے اور اسپر اپنی رائے تحریر کرے۔ قانوناً صحیح عمل ہے یا نہیں۔ عدالت موصوف نے ان تنقیحات کے وضع کرنے میں اپنے آپکو تحت آرڈر ۴۱ قاعدہ ۲۵ ضابطہ دیوانی حق بجانب خیال کیا ہے۔ قاعدہ ۲۵ کے الفاظ یہ ہیں۔ "جبکہ اوس عدالت نے جسکی ڈگری کے خلاف اپیل داخل کیا گیا ہے کسی ایسے امر کو تنقیح طلب قرار نہ دیا ہو یا اوسکا تصفیہ نہ کیا ہو یا کسی امر واقع کی تجویز صادر نہ کی ہو جس کو عدالت اپیل کی رائے میں نالش کی روئداد پر صحیح تجویز صادر کرنے کے لئے تجویز کرنا ضروری تھا تو عدالت اپیل جدید تنقیحات وضع کرسکتی ہے" ہم کو اس قانونی اصول سے بالکل اتفاق ہے۔

ہم کو اس مقدمہ میں دیکھنا یہ ہے کہ آیا عدالت ابتدائی نے کسی ایسے امر واقعاتی پر اپنی تجویز صادر نہیں کی ہے یا کوئی تنقیح قائم نہیں کی ہے جس کا تجویز کرنا اور قائم کرنا مقدمہ ہذا کی صحیح تجویز کے لئے ضروری تھا۔ ہم نے عدالت اپیل دوم کی قائم کردہ تنقیحات کا عدالت ابتدائی کی تنقیحات سے مقابلہ کیا تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت اپیل دوم کی قائم کردہ پہلی تنقیح اصلاً و معناً عدالت ابتدائی کی پہلی تنقیح ہے۔ عدالت اپیل دوم نے بھی اس امر کو تجویز کیا ہے کہ "تنقیحات وضع شدہ عدالت ابتدائی میں متنازعہ تنقیح ضرور شامل کی جاسکتی ہے جس کے قیام کیلئے اب مطالبہ کیا جاتا ہے" ہم کو عدالت موصوف کی اس رائے سے اتفاق نہیں ہے کہ اپیلانٹان کی طرف سے غلط فہمی سے اوس موضوع پر شہادت پیش نہیں کی گئی۔ اور وہ یہ سمجھتے رہے کہ اس امر پر تنقیح قائم نہیں ہوئی ہے۔ عدالت ابتدائی کی تجویز کے ملاحظہ سے صاف طور پر واضح ہے کہ اس عدالت نے اپنی پہلی تنقیح میں بیانات مندرجہ عرضیدعوی و بیان تحریری کے مطابق یہ امور طے کردیئے ہیں کہ رقم متدعویہ شفاعت علیخاں کا ترکہ ہے یا ہدایت علیخان کا۔ عدالت ابتدائی کی اول تنقیح میں عدالت اپیل دوم کی پہلی تنقیح بھی شامل ہے۔

امر مابہ النزاع مابین فریقین یہ تھا کہ مبلغ [illegible] مندرجہ عرضیدعوی از قسم امانت ضمانت شفاعت علیخاں شوہر مدعیہ کا ترکہ ہے جس میں مدعیہ کا حصہ [illegible] ہوتا ہے۔ مدعیہ نے اس امر کے ثابت کرنے کے لئے شہادت پیش کی ہے کہ "مبلغ [illegible] شفاعت علیخاں کا ترکہ ہے۔ اور مدعا علیہ نے اپنی شہادت سے اس کے خلاف یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ ترکہ ہدایت علیخاں کا تھا نہ کہ شفاعت علیخاں شوہر مدعیہ کا اور اس بنا پر مدعیہ کا حصہ صرف منجملہ ۲۹/۱۹۲ سہام کے ۱/۸ ہوتا ہے۔ چنانچہ ہر دو فریقین نے اپنے اپنے بیانات مندرجہ عرضیدعوی و بیان تحریری کے مطابق بلحاظ الفاظ تنقیح ۱ شہادت پیش کی اور عدالت ابتدائی نے تجویز صادر کی۔ اب اس امر طے شدہ کی نسبت کوئی تنقیح وضع کرکے مقدمہ کو واپس کرنا مقدمہ کی تحقیقات کو از سرنو شروع

کرتا ہے۔ جو قانوناً و انصافاً صحیح نہیں ہے۔ اگر کوئی تنقیح فریقین کی پلیڈنگس سے صاف اور صحیح قائم ہوئی ہو لیکن کوئی فریق اپنی شہادت پیش کرنے کے موقع پر کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو گیا ہو تو اس بنا پر عدالت اپیل جدید تنقیح قائم کر کے اس فریق کو دوبارہ شہادت پیش کرنے کا موقع نہیں دے سکتی (آل انڈیا رپورٹر مدراس جلد سنہ ۱۹۳۲ء صفحہ ۱۰۳۵) ایسی صورت اس مقدمہ میں ظاہر کیجاتی ہے۔ پنجاب ہائی کورٹ نے اپنی نظیر مندرجہ ۲۱ پنجاب صفحہ ۳۲۵ میں یہاں تک طے کیا ہے کہ اگر عدالت نے کوئی غلط تنقیح قائم کر دی ہو لیکن اسکی تجویز سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ اوس نے اس پہلو پر بھی تجویز صادر کی ہے جو صحیح تنقیح کے قائم کرنے کی صورت میں پیدا ہوتا۔ تو ایسی صورت میں جدید تنقیح وضع کر کے مقدمہ کو واپس کرنا مناسب خیال نہیں کیا ہے،

عدالت اپیل دوم کی دوسری تنقیح میں مجرا طلبی کا سوال ہے۔ ہماری رائے میں یہ تنقیح قانوناً اس وجہ سے وضع نہیں کیجا سکتی کہ مدعا علیہ نے عدالت ابتدائی میں مجرا طلبی کی نسبت نہ کوئی کورٹ فیس ادا کی ہے اور نہ مجرا طلبی کی حسب آرڈر ۸ قاعدہ ۶ باقاعدہ دادرسی چاہی ہے۔ قاعدہ مذکور کے ماتحت مدعا علیہ کو عدالت ابتدائی میں مجرا طلبی کا دعویٰ اور باقاعدہ کورٹ فیس داخل کرنا چاہیئے تھا۔ ایسی صورت میں کہ یہ دعویٰ عدالت ابتدائی میں ترک کر دیا گیا۔ اب اپیل دوم کے موقع پر یہ سوال پیدا کرنا خلاف قانون ہے۔ نظیر ۱۵ انڈین کیسز صفحہ ۲۲۶ سے ہماری رائے کی تائید ہوتی ہے۔

بربنائے وجوہات مندرجہ بالا ہماری رائے میں عدالت اپیل دوم کا جدید تنقیحات وضع کرنا اور مسل عدالت ابتدائی کو مزید شہادت قلمبند کرنے کے لئے واپس کرنا قانوناً و انصافاً صحیح عمل نہیں ہے۔

لہذا حکم ہوا کہ

منظوری دادرسی ہذا تجویز عدالت اپیل دوم منسوخ ہو۔ عدالت اپیل دوم کو ہدایت کیجاتی ہے کہ موجودہ روئداد مسل پر بعد سماعت بحث اپنی تجویز صادر کرے۔ خرچہ دادرسی ہذا فریقین بذمہ مغلوب عائد ہو۔ ایک نقل درج گزٹ ہو۔

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

تجویز :- واقع ۹ اکتوبر سنہ ۳۴ء

ہمارے اجلاس میں مقدمات ذیل :-

(۱) اپیل دوم ۵؎ حفیظ اللہ اپیلانٹ بنام لالہ متن لال وغیرہ رسپانڈنٹان بنسبت عدم واپسی مبلغ [illegible] و دلاپانے رقم زرفاضل تعدادی مالیتی [illegible] و عدم فرضیت کرایہ نامہ۔ مع کراس اپیل منجانب لالہ متن لال۔

(۲) اپیل دوم ۶؎ حفیظ اللہ اپیلانٹ بنام لالہ متن لال وغیرہ بنسبت خرچہ تعدادی مالیتی [illegible]

(۳) اپیل دوم ۷؎ حفیظ اللہ اپیلانٹ بنام لالہ متن لال بنسبت خرچہ تعدادی [illegible] بمقدمہ دعویٰ واپسی خراو۔ مع کراس اپیل منجانب لالہ متن لال۔

(۴) واورسی عشہ محمد احمد سائل بنام لالہ رتن لال
نسبت دعوے کرایہ مکان تعدادی مالیہ
پیش ہوکر بحث وکلاء فریقین سماعت ہوئی
مولوی فقیہ الدین ایڈوکیٹ نے یہ بحث کی کہ یہ معاملات
نفاذ قانون انتقال جائیداد سے قبل کے ہیں۔ ان معاملات
کی تجویز قانون شرع کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اس
امر کو عدالتہائے ماتحت نے اپنی تجاویز میں تسلیم بھی کیا
ہے "ہم کو فاضل ایڈوکیٹ کی اس رائے سے اتفاق
ہے۔ باوجودیکہ ہائیکورٹ نے اپنی تجویز میں تسلیم
کیا ہے کہ جبوقت کا یہ معاہدہ ہے اسوقت قانون انتقال
جائیداد ریاست میں نافذ نہ تھا۔ اور چند نظائر کے حوالہ سے
ظاہر کیا ہے کہ اس قانون موجودہ کے بجائے سابقہ
قانون اور رولز کے تحت کیا جائے گا"۔ لیکن باوجود
اس رائے کے ہائیکورٹ نے اپنی تجویز میں یہ صراحت
نہیں کی کہ اس نے تجویز شرع کے مطابق دی۔ بنا بریں یہ نامعلوم
ہوتا ہے کہ مقدمات مذکورہ بالا کی تجاویز شرع کے مطابق ہوں۔
حسب حکم ہوا کہ
تجاویز عدالت ہائے ماتحت منسوخ ہوں۔ اور مقدمات
مندرجہ بالا کی از سر نو ابتدائی سماعت مولوی امجد علی صاحب
سول جج مطابق شرع کرکے تجاویز صادر کریں۔
انکی تجاویز کی تاریخ سے اپیل کی سماعت فل بینچ ہائیکورٹ
میں کیجائے۔ فل بینچ ہائیکورٹ کی تجویز آخری اور قطعی ہوگی جس کی نافذی
سے کوئی اپیل یا داد رسی اجلاس ہمایوں میں نہ ہوسکے گی۔ حسب
اجلاس ہذا عدالت ہائے ماتحت تابع تجاویز عدالت
ابتدائی و عدالت اپیل (فل بینچ ہائیکورٹ) ہوگا۔
دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

ARMY ORDER

BY

General His Highness the Nawab of Rampur.

Dated Rampur, 6th October 1940.

Appointments.
Bandmaster.

We are pleased to appoint Mr. S.E. Hills as Bandmaster of Our State Band with effect from 5-10-1940.

We are further pleased to grant him the rank of Hony: Lieutenant in Our State Forces.

This Officer will receive pay, at Rs 500/- per mensem plus a furnished bungalow free of all charges excluding Electricity & water, for which he will pay.

The Hon'ble Chief Commandant & Military Secretary, in consultation with the Hon'ble Revenue & Finance Minister will prepare a contract in respect of this appointment and submit to Us for Our approval.

Sd: His Highness
Nawab of Rampur.

Original to be kept in Dar-ul-Insha,

Copy to :-

1. The Hon'ble Chief Minister,
2. The Hon'ble Revenue & Finance Minister,
3. The Hon'ble Home Minister,
4. The Hon'ble I. G. of Police,
5. The Hon'ble Chief Medical Officer,
6. The Hon'ble Minister I/C Legislative Department,
7. The Hon'ble Chief Comdt. & Military Secretary,
8. The Hon'ble Chief Justice,
9. The Private Secretary,
10. The Asstt. Military Secretary,
11. The Ijlas-i-Humayun,
12. **Sadar for record.**
13. State Press for publication in the State Gazette.